اسلام نے بیٹیوں کو کیا حقوق دیے ہیں؟ اس کی وضاحت کریں اور معاصر دنیا کے مسلمان انھیں کیسے ان حقوق سے دور رکھے ہوئے ہیں؟

دین اسلام بحیثیت ایک مکمل دین، دنیا کے تمام انسانوں اور ان سے جڑے ہر رشتے کے بارے میں رہنمائی، تعلیمات اور حقوق فراہم کرتا ہے۔ اسلام سے قبل جہالت اور تاریکی کے معاشرے میں عورت اور بیٹیوں کی زندگی جہنم سے بھی بدتر تھی۔ لڑکیوں کو زندہ دفنانے سے لے کر ان پر تشدد اور زیادتی، ہر قسم کا ظلم کرنے سے گریز بھی نہیں کیا جاتا تھا۔ لیکن دین اسلام نے عالم انسانیت کو اس بات سے روشناس کروایا کہ عورت کوئی حقیر اور ادنی ہستی نہیں ہے بلکہ ایک عزت سے رکھے جانے والی اور پردے میں رکھنے والی بہت قیمتی ہستی ہے۔ جو کہ انسان کو پیدا کرنے کا شرف رکھتی ہے۔ بحیثیت ایک ماں، ایک بیوی، بہن اور بیٹی بن کر گھر والوں کے سکون اور راحت کا ذریعہ بنتی ہے۔ جہاں بیٹیوں کو منحوس قدم والی اور زحمت سمجھا جاتا ہے وہاں اسلام نے بیٹیوں کو رحمت کہا ہے۔ مگر صد افسوس اسلام کے ماننے والے اور پیروکار اسلام کی تعلیمات بھلا کے آج بھی عورت اور بیٹی کو عزت، تقدس اور حفاظت سے دور رکھے ہوئے ہیں اور ان پر بے شمار پابندیاں لگا کے ان کے لیے ڈھیروں مشکلات کھڑی کیے ان کو ان کے بنیادی حقوق سے بھی محروم رکھے ہوئے ہے۔

وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں
شرف میں بڑھ کے ثریا سے مشتِ خاک اس کی
کہ ہر شرف ہے اسی درج کا دُرِ مکنوں
مکالماتِ فلاطوں نہ لکھ سکی لیکن
اسی کے شعلے سے ٹوٹا شرارِ افلاطوں

(اقبال)

اسلام میں بیٹیوں کے حقوق

اسلام نے بیٹی کو رحمت کہا ہے۔ اسلام کے رویہ کا اندازہ قرآن کی اس سرزنش سے لگایا جا سکتا ہے جو کافروں کو قبل از اسلام کے بیٹیوں سے ان کے سلوک پر کی گئی۔ قرآن کی سورۃ النحل میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"جب ان میں سے کسی کو بیٹی کے پیدا ہونے کی خبر ملتی ہے تو اس کا منہ غم کے سبب کالا پڑ جاتا ہے اور اس کے دل کو دیکھو تو وہ اندوہناک ہو جاتا ہے اور اس خبر بد سے (جو وہ سنتا ہے) لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے (اور) سوچتا ہے کہ ذلت برداشت کر کے لڑکی کو زندہ رہنے دے یا زمین میں گاڑ دے۔ دیکھو یہ جو تجویز کرتے بہت بری ہے" (النحل)

دین اسلام نے عورتوں بالخصوص بیٹیوں کے لیے بہت سے حقوق کا تعین فرمایا ہے جن میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں۔

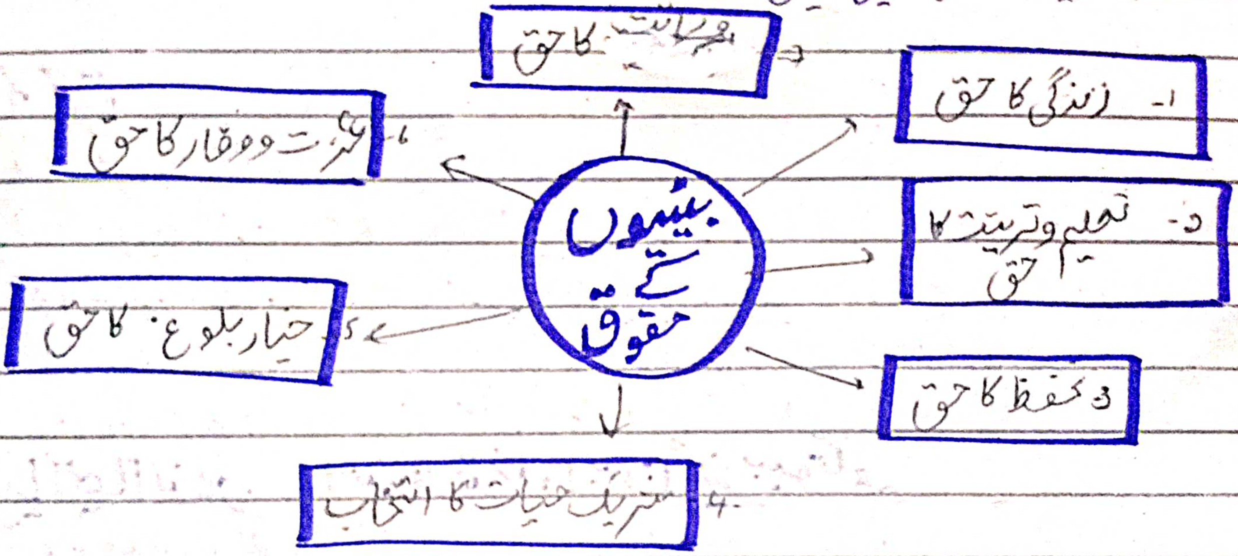

1- زندگی کا حق

اسلام نے سب سے پہلے بیٹی کو زندگی کا تحفظ کا حق دیا ہے۔ اسلام سے پہلے عرب کے جاہل معاشرے میں عورت کو زندہ درگور کر دیتے تھے۔ قرآن نے اس سے منع فرمایا اور اسے قتل کے مترادف قرار دیا۔

وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ - بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ

اور جب اس لڑکی سے جو زندہ دفنا دی گئی
پوچھا جائے گا کہ وہ کس گناہ پر ماری گئی۔ (التکویر)

2- تعلیم و تربیت کا حق

اسلام نے مرد اور عورت کے درمیان یہ فرق ہی ختم کر دیا کہ علم کو حاصل کرنا صرف مرد کا کام نہیں بلکہ ہر مومن چاہے وہ مرد ہو یا عورت یہ اسی کی میراث

ہے اور اسی کا حق ہے۔ جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے

قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون

"آپ فرما دیجئے کہ کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں۔" (الزمر)

رسول ﷺ نے اپنی دو انگلیوں کو جوڑتے ہوئے فرمایا:

"جو کوئی اپنی دو بیٹیوں کی دیکھ بھال کرے گا کہ وہ حد بلوغت تک پہنچ جائیں تو وہ اور میں جنت میں اس طرح داخل ہوں گے۔"

3- تحفظ کا حق

والدین کے لیے ضروری ہے کہ اپنی بیٹیوں کو تحفظ فراہم کریں اور یہ احساس دلائیں کہ وہ اکیلی نہیں ہیں۔ ذہنی اور جسمانی تحفظ کا احساس یقینی بنائیں تاکہ وہ اپنی پریشانیاں اور مشکلات ان کے ساتھ بانٹ سکیں۔ عرب معاشرے میں گھر میں آنے سے پہلے اجازت لینے کا کوئی رواج نہ تھا۔ اسلام نے گھر میں موجود خواتین کی عزت اور رازداری کے حق کو محفوظ کرتے ہوئے حکم دیا:

یاایھا الذین امنوا لاتدخلوا بیوتا غیر بیوتکم

"اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا کسی دوسرے کے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہوا کرو جب تک اجازت نہ لے لو اور اہل خانہ پر سلام کہو۔" (النور: 27)

4- شریک حیات کا انتخاب کا حق

اسلامی قوانین کے مطابق کسی بھی لڑکی کو اسکی مرضی کے خلاف شادی کے لیے مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ والدین کو کسی بھی صورت اپنی بیٹی پر اپنی مرضی مسلط نہیں کرنی چاہیے۔ بلکہ دین اسلام نے بیٹی کو یہ حق دیا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے اپنا شریک حیات چن سکیں۔ رسول ﷺ نے فرمایا:

"کسی بیوہ سے پوچھے بغیر شادی نہیں کرنی چاہیے۔ اور کسی دوشیزہ سے اسکی رضامندی کے بغیر اور اسکی رضامندی اسکی خاموشی ہے۔" (بخاری و مسلم)

5- خیارِ بلوغ کا حق

اسلام نے بیٹیوں کو حق دیا کہ وہ اپنے ساتھ ہونی ناانصافی کو ہوش سنبھالتے انصاف کر سکتی ہیں۔ نابالغ لڑکی کا ولی (Guardian) اسکا نکاح کر دے تو لڑکی کے پاس بالغ ہونے کے بعد یہ اختیار ہوتا ہے کہ چاہیے تو وہ پہلے نکاح کو بحال رکھے اور چاہیے تو ختم کر دے۔ اسلام نے خواتین کو سب سے پہلے خیارِ بلوغ کا حق دیا ہے۔

6- عزت و وقار کا حق

اسلام نے بیٹیوں کو رحمت کا درجہ دیا اور تاکید کی کہ بیٹیاں کسی صدمے یا غم کی نشانذہی نہیں کرتیں بلکہ وہ تو والدین کی غمگسار اور ہمدرد ہوتیں ہیں۔ لہذا انھیں حقارت اور نفرت کے ساتھ دیکھنے اور پالنے کے بجائے ان کے ساتھ پیار، محبت، عزت اور وقار سے پیش آنا چاہیے۔ تاکہ انکی تذلیل کرنی چاہیے بلکہ انکو یہ احساس دلایا جائے کہ وہ خاص ہیں۔

وعاشروهن بالمعروف

"عورتوں کے ساتھ معاشرت میں نیکی اور انصاف کو ملحوظ رکھو۔"

(النساء)

7- وراثت کا حق

میراث کا حق اسلام کی بہت بڑی خوبی ہے۔ رشتے کے لحاظ سے خواتین کا وراثت میں حق بحیثیت بیٹی، بہن، بیوی اور ماں رکھا گیا ہے۔ والدین کو ہرگز اجازت نہیں کہ وہ اپنی بیٹیوں کو جائداد میں سے انکا حصہ نہ دیں اور بیٹوں کو فوقیت دیں۔

"اللہ تمھیں حکم دیتا ہے تمھاری اولاد کے بارے میں کہ بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے۔ پھر اگر نری لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر تو انکو ترکہ کی دو تہائی اور اگر ایک لڑکی اس کا آدھا۔"

(النساء: ۱۱)

معاصر دنیا میں حقوق کی حق تلفی کی وجوہات

آج کے دور جدید میں جہاں ہر چیز کو علمی و تنقیدی نظر سے دیکھا جاتا آج بھی
بیٹیوں کو بوجھ سمجھا جاتا اور انہیں انکے بنیادی حقوق سے بھی محروم رکھا جاتا
ہے - جسکی چند وجوہات مندرجہ ذیل ہیں -

1- جنسی برابری

بے شک اسلام نے بیٹیوں کو مکمل جنسی برابری عطا کی ہے - لیکن والدین
اور معاشرے کے دقیانوسی خاندان اور رسم و رواج آج بھی بیٹیوں کو جنسی برابری
نہیں دیتے - بیٹیوں اور بیٹوں کے لیے ایک ہی معاملے میں مختلف اصول
اپناتے - ارشاد ربانی ہے :

"لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک شخص سے
پیدا کیا (یعنی اول) اس سے اسکا جوڑا بنایا پھر ان
دونوں سے کثرت سے مرد اور عورت (پیدا کر کے روئے
زمین پر) پھیلا دیے -

(النساء)

2- جبری اور چھوٹی عمر میں شادی

آج کے دور میں بھی بیٹیوں پر اپنی مرضی زبردستی مسلط کرکے ان کی جبراً شادی کروانا
اور کم سن بچیوں کی عمر کا لحاظ کیے بغیر انکی شادی کروانا بہت عام ہے - اگرچہ اسلام
نے ان دونوں صورتوں کی سخت مذمت فرمائی لیکن اسکے باوجود معاشرہ
بیٹیوں کو انکے اس بنیادی حقوق سے دور رکھے -
مثلاً : عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کے پاس ایک لڑکی
آئی اور شکایت کی کہ اس کے باپ نے اسکی مرضی کے بغیر اسکی شادی کردی ہے تو
رسول اللہ نے اسکو اختیار دیا (شادی کو قبول یا رد کرنے کے درمیان) کہ وہ اپنی
مرضی سے فیصلہ کرے -

3- ناخواندگی اور تعلیم سے محرومی

اسلام نے مرد اور عورت دونوں کو علم حاصل کرنے کی تلقین دی مگر معاشرہ
سمجھتا کہ بیٹیوں کو زیادہ پڑھاتا لکھاتا یا تو ان میں بغاوت کا مادہ

پیدا کردے گا یا پھر پیسے کا ضیاع ہے کیونکہ بیٹیاں تو رخصت ہو کر چلی جاتی ہے اور ان کے مستقبل اور بڑھاپے کا سہارا نہیں بن سکتی۔ لہٰذا انکو تعلیم دلوانا گھاٹے کا سودا ہے۔ اور انکا بنیادی حق ان سے چھین لیتے ہیں۔

تعلیم لڑکیوں کو تو دینی ضرور ہے
لڑکی جو بے پڑھی ہے وہ بے شعور ہے

4- اقتصادی حقوق سے محرومی

اسلام نے بیٹیوں کو ملکیت، وراثت اور کاروبار میں تسلیم شدہ حق دیا ہے۔ ایک خاص شرح کے مطابق بیٹیوں کو اپنے والدین سے وراثت کا حق عطا کیا گیا ہے جو اسکی معاشی کفایت کرنے میں مددگار ہو۔ مگر آج کل کا معاشرہ انھیں اس حق سے محروم رکھتا ہے۔ بے بسی کا رونا رو کر یا زور زبردستی سے یا جذبات کا استعمال کرتے ہوئے انھیں اس بات پر بار بار دباؤ دیا جاتا کہ آیا وہ اپنا حصہ اپنی مرضی سے چھوڑ دیں یا پھر بھائیوں یا خاندان والوں کو دے دیں۔ جبکہ یہ سراسر غلط ہے اور قابل مذمت ہے۔

5- تشدد

اسلام نے عورت کو عزت اور پیار سے رکھنے کی تلقین کی ہے۔ لیکن یہ معاشرہ ان پر بے پناہ تشدد اور ظلم کرتا ہے۔ جہالت اور بے علمی کا یہ عالم ہے کہ مرد خواہ باپ ہو یا بھائی یا شوہر، باہر کے غصے اور تکلیف کو گھر آکر اپنی بیٹیوں پر اتارنے سے گریز نہیں کرتے۔ ہمارے پیارے نبی ؐ حضرت فاطمہ رضہ سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ انکے احترام میں کھڑے ہو جاتے تھے۔ لیکن آج معاشرے میں یہ چیز ناپید ہے۔

6- حجاب/نقاب

اسلام نے عورتوں کو شائستہ لباس اور سر ڈھانپنے کا حکم دیا ہے مگر چہرہ چھپانے کی کوئی زبردستی نہیں۔ کچھ فرقے اس چیز کو زبردستی مسلط کرتے ہیں اور لڑکیوں اور عورتوں کے لیے دشواری کھڑی کرتے ہیں۔ سماجی، ثقافتی رواج، پدرسی نظام، اسلامی تعلیمات سے دوری، اور

اجتہاد کی کمی کے باعث یہ بے جا زبردستی کے طور طریقے بہت سے مسائل کی وجہ بنتے ہیں۔

خلاصۂ بحث

دینِ اسلام نے خواتین خصوصاً بیٹیوں کو بے مثال روحانی، سماجی، سیاسی، اقتصادی اور ثقافتی مقام عطا فرمایا ہے۔ اسلام نے نہ صرف انکی مکمل شخصیت کو تسلیم کیا، ان کو عزت و وقار عطا کیا بلکہ اس کے تمام حقوق کا بھی تحفظ کیا ہے۔ بیٹے اور بیٹی کے درمیان فرق کو ختم کیا۔ اسلام نے عورت کو عظمت اور احترام کا مقام عطا فرمایا ہے۔ یہ تصور، امن، تسکین اور مسرت کے قیام اور نسلِ انسانی کے تسلسل کیلئے بے حد ضروری ہے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ان اسلامی تعلیمات کو دوبارہ بروئے کار لاتے ہوئے بیٹیوں اور تمام عورتوں کو ان کے حقوق دیے جائے اور انہیں معاشرے میں ایک مفید کردار کا مقام دیا جائے تاکہ وہ بھی عزت کے ساتھ اپنی زندگی گزار سکیں۔

عورت کبھی مریم کبھی حوا کبھی زہرا
عورت نے ہر اک دور میں قوموں کو سنوارا